رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

ہفتہ میں تین بار

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۲	مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء	یوم یکشنبہ	۱۹ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ	نمبر ۴۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۲۸ ستمبر کو پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے تار موصول ہوا۔ کہ حضور ۲۵ ستمبر پونے پانچ بجے شام بخیریت منالی پہونچ گئے۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی بڑی صاحبزادی ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

مولوی جلال الدین صاحب شمس بہاول پور سے واپس آگئے ہیں ٭

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچے خوابوں پر نہ بھولو بلکہ اپنی حالت کو دیکھو

(فرمودہ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء)

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ابوجہل کو بھی خوابیں آیا کرتی تھیں۔ اور اکثر سچی نکل آتی تھیں۔ ہر ایک اس فرق کو معلوم نہیں کرسکتا۔ ایسی خوابوں وغیرہ پر اپنے آپ کو پاک و صاف نہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ بلکہ اپنی عملی حالت کو پاک کرنا چاہیئے جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے قد افلح من تزکی۔ اپنی حالت کا بہت مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور ایسی باتوں کی خواہش بھی نہیں کرنی چاہیئے ٭

اس جگہ پر بڑی عقلمندی درکار ہے۔ بدر کی لڑائی سے پہلے ایک عورت نے خواب میں دیکھا۔ کہ بکرے ذبح ہوئے ہیں۔ تو ابوجہل سنکر کہنے لگا۔ کہ ایک اور ہمارے گھروں میں پیدا ہوگئی ہے۔ چاہیئے کہ انسان اپنی حالت کو دیکھے۔ اور اپنے اس تعلق کو دیکھے جو وُہ خدا سے رکھتا ہے۔ اور اپنے نفس کا مطالعہ کرے۔ کہ کہاں تک عملی حالت درست ہوئی ہے۔ یہ نہیں کہ مجھے سچی خواب آگئی ہے۔ یہ تو دنیا میں ہوتا ہی رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ فرعون کو بھی خواب آیا تھا۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی بادشاہ وقت کے خواب کی تعبیر کی تھی۔ بہتیرے لوگ ہماری جماعت میں ایسے پائے جاتے ہیں جو بڑے بڑے الہامات لکھکر بھیجدیتے ہیں۔ اپنی بڑی بڑی خوابیں اور رویا بیان کرتے ہیں۔ اور ان کی حالت دیکھ کر مجھے اندیشہ ہوتا ہے۔ کہ کہیں ...

جلسہ سالانہ کا چندہ جلد بھجوایا جائے

جلسہ سالانہ کے لئے سامان خوردنی کی خرید اور دیگر انتظامات کام شروع ہے جس کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے جلسہ کی تحریک میں ۵ ستمبر کو جماعتوں میں بھجوا چکا ہوں۔ امید ہے عہدہ داران جماعت چندہ کی فراہمی میں مصروف ہونگے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ جلد تر چندہ جلسہ سالانہ وصول کرکے بھجوا دیں۔ تا انتظامات میں بر وقت روپیہ مہیا نہ ہونے کی وجہ سے روکاوٹ پیدا نہ ہو۔ نیز دیگر ماہواری چندوں کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وجہ سے ماہواری چندوں پر اثر پڑے ؛

(ناظر بیت المال قادیان)

صوبہ سندھ کی جماعتیں متوجہ ہوں

سندھ کی تمام جماعتوں کو تشخیص فارم ارسال کئے گئے تھے۔ جنہیں اکثر جماعتوں نے تو پُر کرکے ارسال کر دیا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ مندرجہ ذیل جماعتوں نے باوجود یاد دہانی کے فارم تشخیص تا حال ارسال نہیں کئے۔

صوبو ڈیرہ۔ لڑکانہ۔ پنجمورہ۔ جانی۔ کنڈ کوٹ۔ چک نمبر ۳۰۔ شاہ پور چاکر۔ سکھر۔ باڈھ۔ چانگر ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے صوبہ سندھ کا بجٹ تیار کرنے کا جو وقت مقرر فرمایا تھا۔ وہ گزر چکا ہے۔ اس لئے مذکورہ بالا جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جلد سے جلد اپنے اپنے فارم پُر کرکے ارسال فرمائیں۔ ورنہ ان کی رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور مجبوراً کرنی پڑیگی مجھے امید ہے کہ احباب فارم تشخیص جلد از جلد پُر کرکے ارسال کریں گے۔ اور عند اللہ ماجور ہونگے ؛

خاکسار محمد عبد اللہ خان۔ جائنٹ ناظر بیت المال صوبہ سندھ

ایثار کا نمونہ

ایچ۔ ایم۔ مرغوب اللہ صاحب احمدی۔ دفتر چیف انجنیر صوبہ سرحد پشاور نے اپنی آمد ماہوار کے 1/10 حصہ کے تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرنے کی وصیت کی ہوئی [illegible]

اور اب وُہ 1/10 کی بجائے 1/3 حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُن کی اس قربانی کو قبول کرتے ہُوئے بیش از پیش دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان۔

نور ہسپتال میں ایک ڈاکٹر کی فوری ضرورت

پیشتر ازیں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ نور ہسپتال میں ایک سب اسسٹنٹ سرجن کی ضرورت ہے۔ اور یہ کہ ماہوار تنخواہ ۵۰ روپے ہوگی اسی سلسلہ میں اب اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نور ہسپتال میں ایک لائق تجربہ کار ڈاکٹر کی فوری ضرورت ہے اور ابتدائی تنخواہ مبلغ ۷۵ روپے ماہوار تک دیجا سکتی ہے اگر کوئی اسسٹنٹ سرجن آسکتے ہوں۔ تو اپنی درخواست فوراً بھجوا دیں ؛ ناظر امور عامہ۔ قادیان

تقرر آنریری آڈیٹر

عرصہ سے یہ ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ کہ جماعتوں کے حسابات کی پڑتال باقاعدہ آڈیٹران کے ذریعہ کرائی جاتی رہے۔ چنانچہ مولوی محمد سعید صاحب سکرٹری مال راولپنڈی نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ جو شکریہ کے ساتھ قبول کی گئی ہیں۔ اور انہیں حسب ذیل جماعتوں کے حسابات کی پڑتال کرنے کے لئے آنریری آڈیٹر مقرر کیا جاتا ہے۔

گجرات۔ لالہ موسےٰ۔ ڈنگہ۔ جہلم۔ چکوال۔ کیمل پور۔ نوشہرہ۔ مردان۔ مالاکنڈ۔ پشاور۔ ایبٹ آباد۔ مانسہرہ۔ دانہ۔ ترنگ زئی ؛

مولوی صاحب موصوف صرف حساب دیکھیں گے۔ کل بجٹ۔ اور ہر قسم کی وصول شدہ رقوم کے اندراجات۔ اور ہر چندہ دہندہ کے ذمہ بقایا نکال کر گوشوارہ تیار کریں گے اور رسید بکوں کے متنوں سے رجسٹرات روزنامچہ اور کھاتے کا مقابلہ کریں گے ؛

مرکزی اور مقامی چندے و دیگر آمدنی انجمن ہائے احمدیہ کے سب حسابات ان کے معائنہ کے واسطے پیش کئے جائیں۔ امید ہے۔ کہ وُہ اپنے دورہ و پروگرام سے خود اطلاع دیتے رہیں گے۔ سب عُہدہ داران و افراد جماعت ان کے کام میں حتے الوسع تعاون کریں ؛

ناظر بیت المال۔ قادیان

سندھی زبان میں تبلیغی ٹریکٹ

سندھی زبان میں ایک ٹریکٹ صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر شائع کیا جا رہا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی سینکڑہ سے زیادہ نہ ہوگی۔

سندھ کی تمام جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ یہ ٹریکٹ کثرت سے منگوا کر تقسیم کریں ؛

۲۔ سندھ میں تبلیغ کے لئے سندھی ٹریکٹوں کا پھر سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ چنانچہ ٹریکٹ "کیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں؟" سندھ کی تمام جماعتوں کو بھیجا جا چکا ہے لیکن ابھی تک اس کی قیمت جماعتوں نے نہیں بھیجی۔ براہ کرم بہت جلد قیمت بھیجدیں۔ تا یہ سلسلہ جاری رکھا جا سکے ؛

۳۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کمال مہربانی سے سندھ کے لئے ایک خاص ٹریکٹ لکھنا منظور فرمایا ہے جس کا سندھی ترجمہ عنقریب شائع ہوگا ؛

خاکسار عطاء اللہ نائب مہتمم تبلیغ۔ سندھ۔ معرفت بابو فتح محمد صاحب احمدی کلرک جنرل پوسٹ آفس کراچی ؛

تحصیل روپڑ کیلئے انسپکٹر تبلیغ

سید سردار علی صاحب بی اے۔ ایل۔ ایل بی پلیڈر و ممبر میونسپل کمیٹی روپڑ کو تحصیل روپڑ کا انسپکٹر تبلیغ یکم مئی ۱۹۳۴ء سے ۳۰۔ اپریل ۱۹۳۵ء تک منظور کیا جاتا ہے۔ تحصیل روپڑ کی جماعتیں تبلیغی کام میں ان کے ساتھ تعاون کریں ؛ (ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

سر ہنری کریک کے اعزاز میں ٹی پارٹی

جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ نے سر ہنری کریک ہوم ممبر کے اعزاز میں ۲۵ ستمبر کو سیسل ہوٹل شملہ میں ایک ٹی پارٹی دی۔ جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ حاضری ۷۵ کے قریب تھی جس میں علاوہ بڑے بڑے انگریز افسروں اور ان کی لیڈیوں کے سکھ اور ہندو معززین کی بھی ایک کافی تعداد تھی مقامی جماعت احمدیہ کے نمائندے بھی موجود تھے۔ ڈچ قنصل اور جاپانی قنصل مع اپنی بیوی کے اور ایک جرمن بیرن بھی جو اپنے ملک کے تجارتی نمائندہ ہیں شامل تھے۔ (نامہ نگار)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۰ قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ جلد ۲۲

مسئلہ تکفیر اور "پیغام صلح"

"الفضل" کا ایک نوٹ

چند روز ہوئے۔ شردھانند میموریل ٹرسٹ کی سالانہ رپورٹ میں مسلمانوں کے آریہ بنائے جانے کے واقعہ کا ذکر کرکے "الفضل" میں لکھا گیا تھا۔ کہ علماء کہلانے والے غفلت میں پڑے سوتے ہیں۔ غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرنا۔ اور ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرکے انہیں اسلام کی حقیقی روح سے واقف کرنا تو الگ رہا مسلمان کہلانے والوں کو مرتد ہونے سے بچانے کی بھی انہیں کوئی فکر نہیں۔ حتےٰ کہ جماعت احمدیہ جو ہندوستان اور بیرون ہند میں خدا تعالےٰ کے فضل سے اشاعت اسلام کا فرض نہایت عمدگی اور کامیابی کے ساتھ ادا کر رہی ہے۔ اس کے متعلق یہ شائع کرتے ہوئے ذرا بھی نہیں شرماتے۔ کہ جو شخص کسی احمدی کے ذریعہ مسلمان ہوتا ہے۔ وہ کفر کی حالت سے بھی بدتر حالت اختیار کر لیتا ہے"۔

حیرت انگیز امر

اس پر بجنور کے اخبار "مدینہ" نے ایک شذرہ سپرد قلم کیا جس میں لکھا کہ

"اگر علمائے اسلام صرف ایک جماعت احمدیہ کو کافر قرار دیتے ہیں۔ تو جماعت احمدیہ تمام عالم اسلام کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیتی ہے"

کسی مخالف اخبار کی طرف سے ہمارے کسی مضمون پر اعتراضات اور جرح ایک عام بات ہے۔ اور آئے دن مخالفین خواہ مخواہ ہمارے خلاف صفحات کے صفحات سیاہ کرتے اور طرح طرح کے الزام لگاتے رہتے ہیں۔ لیکن حیرت اس امر کی ہے کہ اس شذرہ میں کوئی ایسی غیر معمولی بات تھی کہ "پیغام صلح" لاہور کو اس کی بناء پر ایک اڈیٹوریل لکھنے کی ضرورت پیش آئی۔ جو اس نے "قادیانیوں کا مسئلہ تکفیر اور اس کے افسوسناک نتائج" کے عنوان سے ۲۴ ستمبر کے پرچہ میں شائع کیا ہے۔

"پیغام صلح" کا اڈیٹوریل

"پیغام صلح" لکھتا ہے۔ کہ

"جناب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے خدا رسول اور حضرت مسیح موعود کے احکام کی صریح خلاف ورزی کرکے مسئلہ تکفیر ایجاد کیا۔ اور اپنے مریدوں کے علاوہ باقی چالیس کروڑ مسلمانوں کو یکدم کافر قرار دے دیا۔ اس سے ایک تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہونچا۔ دوسرے خود قادیانیوں کے لئے طرح طرح کی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ معقول طبقوں میں مسئلہ تکفیر کی وجہ سے ان کی بے حد سبکی ہو رہی ہے۔ اور وہ مونہہ دکھانے کے قابل نہیں رہے ان کی اس تذلیل اور بے وقعتی کی مثالیں آئے دن مشاہدے میں آتی رہتی ہیں۔ معاصر مدینہ نے اپنی ۷ ستمبر کی اشاعت میں "مسلمان اور شدھی" کے عنوان سے مندرجہ ذیل شذرہ لکھا ہے"۔

"مدینہ" کا شذرہ نقل کرنے کے بعد آخر میں نہایت مشفقانہ اور ناصحانہ انداز میں لکھا ہے۔ کہ

"کیا ہی اچھا ہو۔ کہ جناب خلیفہ قادیان اپنے ایجاد کردہ مسئلہ تکفیر سے دست بردار ہو کر حضرت مسیح موعود کے صحیح مسلک کو اختیار کر لیں۔ ہم بیس سال سے ان کی اور قادیانی اکابر کی خدمت میں یہی التجا کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس تکفیر بازی سے مولوی باز آتے ہیں۔ نہ قادیانی"۔

عقائد کے غلط یا صحیح ہونے کی بحث

"پیغام صلح" نے "خدا رسول اور حضرت مسیح موعود کے احکام کی خلاف ورزی کرکے مسئلہ تکفیر ایجاد" کرنے کی بھی ایک ہی کہی۔ یہ بحث "الفضل" کے کالموں میں بارہا کی جا چکی ہے اور بالوضاحت بتایا جا چکا ہے۔ کہ ہمارے عقائد قرآن کریم۔ احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے بالکل مطابق ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ آپ کے حضرت امیرہ اور دیگر اکابر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں انہی عقائد پر کاربند رہنے پر مجبور رہے۔ اور انہیں کبھی جرأت نہ ہوئی۔ کہ ان میں سے کسی عقیدہ سے سرتابی کر سکیں۔ اور ان عقائد سے کسی قسم کا اختلاف تو کجا۔ یہ لوگ انہی عقائد کی تبلیغ کرتے رہے۔ انہی کو درست ثابت کرنے کے لئے اپنا سارا زور تحریر و تقریر صرف کرتے رہے۔ قرآن کریم کی آیات۔ احادیث نبوی۔ اور اقوال ائمہ سلف سے ان کی صحت پر استدلال پیش کرتے رہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر علماء نے انہیں کبھی اس غلطی پر متنبہ کرکے آئندہ کے لئے باز رہنے کی ہدایت نہ کی۔ پس یہ سوال تو طے شدہ ہے۔ کہ ہمارے عقائد خدا۔ رسول اور حضرت مسیح موعود کے خلاف ہیں۔ یا مطابق ہمارے عقائد وہی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تھے۔ حضور کی زندگی میں اہل پیغام کے عمائد اور اعیان کے تھے۔ اور کسی مدعی کی زندگی میں اس کے مقربین اور صحابہ کے جو عقائد ہوں۔ انہیں غلط قرار دینا بدترین حماقت نہیں تو اسے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ناقابل تلافی نقصان

ہمارے عقائد کی وجہ سے "سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ناقابل تلافی نقصان" پہونچنے کے سوال پر بھی ہم کئی بار روشنی ڈال چکے ہیں۔ اور لکھ چکے ہیں۔ کہ ان عقائد کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ نقصان ہماری جماعت کو پہونچنا چاہیئے تھا۔ اور آپ لوگوں پر جو ہمارے "نقصان دہ عقائد" کی بیخ کنی کو اپنی زندگی کا مشن قرار دے چکے ہیں۔ ان کا کوئی بال تو نہ ٹوٹنا چاہیئے تھا لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے۔ ہمارے ایسے نقصان دہ عقائد کے باوجود جماعت احمدیہ میں ہی لوگ زیادہ تعداد میں داخل ہوتے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر ایک ماہ بلکہ بعض اوقات ایک دن میں اس قدر لوگ بیعت کرتے ہیں۔ کہ آپ کے امیر کو سال بھر میں بھی اس قدر قبولیت حاصل نہ ہو سکے۔ اگر اس میں کوئی کلام ہے۔ تو فہرست بیعت کنندگان کو دیکھ کر فیصلہ کر لیجئے۔ ہمارے عقائد سے "سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ناقابل تلافی نقصان" ہونے کی یہی ایک صورت ہو سکتی ہے۔ کہ سلسلہ کی ترقی رک جائے۔ اور لوگ اس میں داخل نہ ہوں۔ لیکن عجیب بات یہ ہے۔ کہ جو بھی داخل ہوتے ہیں۔ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور اہل پیغام کے نفع بخش اور سودمند عقائد کو کوئی پوچھتا بھی نہیں۔

مشکلات۔ سبکی۔ تذلیل اور بے وقعتی

"پیغام صلح" کی آخری بات سب سے زیادہ دلچسپ ہے اور وہ یہ کہ ان عقائد کی وجہ سے ہمارے لئے "طرح طرح کی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ معقول طبقوں میں محض مسئلہ تکفیر کی وجہ سے ان کی بے حد سبکی ہو رہی ہے۔ اور وہ منہ دکھانے

کے قابل نہیں رہے۔ ان کی اس تذلیل اور بے وقعتی کی مثالیں آئے دن مشاہدے میں آتی رہتی ہیں"۔ اور "مدینہ" (۱۸ ستمبر) نوٹ ہماری بے وقعتی اور تذلیل کی تازہ مثال ہے عقائد کی وجہ سے ہماری مشکلات کا علم مدیر "پیغام صلح" کو ہو تو ہو۔ ہمیں تو ہرگز نہیں۔ ہماری جماعت کی جو مخالفت ہو رہی ہے۔ اسے اگر وہ "عقائد کی وجہ سے مشکلات" سے تعبیر کرتا ہے۔ تو اہل پیغام کی جو مخالفت ہے۔ اسے کس امر کا نتیجہ قرار دیا جائے گا۔ اگر تو ان کے عقائد کی مخالفت نہ ہوتی۔ تو ہماری مخالفت کو" ہمارے لئے مشکلات" سے وہ تعبیر کر سکتا تھا۔ لیکن جب یہ بات نہیں۔ تو معلوم نہیں کہ ہماری وہ کونسی مشکلات ہیں۔ جنہوں نے مدیر "پیغام" کو بے چین کر رکھا ہے۔ "معقول پسند طبقوں میں بے حد سُبکی" بھی اس طرح ثابت ہو سکتی ہے۔ کہ دیکھ لیا جائے۔ اہل پیغام کے ساتھ ملنے والوں میں معقول پسند طبقہ زیادہ ہے۔ یا جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والوں میں۔ اگر "مدینہ" کی طرف سے ہمارے کسی نوٹ پر اعتراض ہماری "تذلیل اور بے وقعتی" کی مثال ہے۔ تو ظاہر ہے۔ "پیغام صلح" کا فاضل ایڈیٹر ان بے شمار مخالف تصانیف اور گندے لٹریچر کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف شائع کیا جا چکا۔ اور کیا جا رہا ہے۔ نعوذ باللہ ان کی بے وقعتی یا تذلیل پر محمول نہ کرلے۔ پھر اس تذلیل اور بے وقعتی سے تو وہ اور اس کے حضرت امیر بھی محفوظ نہیں ہیں:۔

رُوحانی سلسلوں کی مخالفت

اصل بات یہ ہے۔ کہ مدیر "پیغام صلح" کی تربیت چونکہ آریہ سماج میں ہوئی ہے۔ اس لئے وہ روحانی سلسلوں اور ان کے نشو و ارتقاء کے مدارج سے واقف نہیں ہر نبی اور مامور من اللہ کی جماعت کو مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اور اسے وہ تمام باتیں اور طعنے سننے پڑتے ہیں۔ جو آج "پیغام صلح" ہمیں سُنا رہا ہے۔ بے شک ہماری مخالفت ہو رہی ہے۔ لیکن اس میں کسی خاص عقیدہ کا دخل نہیں۔ انبیاء جو بھی عقائد دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں ان کی مخالفت ہوتی ہے اور یہ سنت الٰہی ہے۔ لیکن مومن اس سے گھبرا کر بزدلی نہیں دکھایا کرتے۔ دُشمن لاکھ زور مارے یا تنگ کریں۔ دُکھ دیں سُبکی کریں۔ تذلیل و توہین کریں۔ مگر کیا مجال جو ان کے ایمان میں ذرہ بھر بھی کمزوری آسکے اور جن کے اندر جبن۔ بزدلی یا مداہنت کا مرض ہوتا ہے۔ جن کے قلوب میں بیماری ہوتی ہے۔ اور ایمان کمزور ہوتا ہے۔ وہ خود بخود الٰہی سلسلوں سے علیحدہ کر دیئے جاتے ہیں۔ جس طرح اہل پیغام جماعت احمدیہ سے الگ کر دیئے گئے۔

"پیغام" کا مشورہ

باقی رہا "پیغام" کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنے عقائد سے دست بردار ی کا مشورہ۔ سو اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ مدیر "پیغام" نے اپنی ایمانی کیفیت پر قیاس کر کے یہ مشورہ دیدیا ہے۔ اس کا خیال ہے۔ کہ جو حال اس کے ایمان کا ہے۔ یعنی جب چاہا۔ اسلام کو ترک کر کے آریہ سماجی بن گئے۔ اور جب موج آئی۔ وہاں سے نکل کر پھر مسلمانوں میں آملے۔ اور مسلمانوں میں آنے کے بعد بھی تاک میں رہے۔ اور دیکھ بھال کے بعد جہاں زیادہ فائدہ کی صورت نظر آئی جا شامل ہوئے لیکن اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ہر شخص کے ایمان کا یہ حال نہیں ہوتا۔ ایسے کمزور عقیدہ اور سطحی ایمان کے لوگ بھی اگرچہ دُنیا میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں کے قلوب کو اللہ تعالےٰ نے ایمان کے نُور سے منور کیا۔ اور اپنے فضل سے معرفت کا مقام عطا کیا ہوتا ہے۔ اور جن کا ایمان ہر قسم کے ذاتی اغراض اور مفاد سے بالا ہوتا ہے۔ وہ معمولی مشکلات۔ یا معمولی سُبکی۔ تذلیل اور بے وقعتی سے تو کیا ڈریں گے۔ اگر ان کے بدن کا ایک ایک عضو کاٹ کاٹ کر اور طرح طرح کے عذاب دے کر انہیں جان سے بھی مار دیا جائے۔ تو وہ سر مو منحرف ہونے کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتے۔ اور یہی وہ مقام ہے جس پر اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارے مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کھڑے ہیں۔ اور اگرچہ اپنی قلبی کیفیت یا اپنے امیر اور دوسرے عمائد کی حالت کو دیکھ کر وہ مذہبی عقائد کی تبدیلی میں کوئی تامل نہیں کرتے۔ اور مشکلات سے گھبرا کر اور دوسروں میں سُبکی اور تذلیل و بے وقعتی کے ڈر سے یا ذاتی بغض و عناد اور بے جا محبت و تعلقات کے باعث اپنے عقائد کو ترک کر دیتے ہیں۔ وہ یہ مشورہ دینے میں حق بجانب ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے قبول ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ ہم جن عقائد پر قائم ہیں انہیں سوچ سمجھ کر خدا۔ رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقائد یقین کرتے ہوئے قائم ہیں کسی ذاتی نفع۔ بغض و عناد یا محبت والفت کا ان میں کوئی دخل نہیں۔ اور اس لئے دُنیا کی کوئی مخالفت کسی قسم کی مشکلات۔ بے وقعتی۔ تذلیل یا سُبکی کا خوف ہمارے اندر انہیں ترک کر دینے کا خیال بھی پیدا نہیں کر سکتا۔ ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے صداقت پر قائم ہیں۔ اور صداقت کے لئے اگر جان بھی دینی پڑے۔ تو اسے اپنی سعادت اور خوش بختی سمجھتے ہیں حالات کے مطابق عقائد کو ترک کرنے۔ مداہنت اختیار کرنے اور جبن و بزدلی کا اظہار کرنے کی عادت یا مدیر "پیغام صلح" کو ہے۔ یا ان کے حضرت امیر اور دیگر عمائدین کو۔ ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس منافقت اور مداہنت سے کوسوں دُور ہیں اور دُور رہنا چاہتے ہیں۔

دروغگو اخبار کے دروغگو نامہ نگار

اخبار "زمیندار" کا خمیر معلوم نہیں کیسی پلید مٹی سے اٹھایا گیا ہے۔ کہ جھوٹ بولنے۔ الزام لگانے اور بہتان باندھنے میں اسے کوئی تامل نہیں۔ ایسی بے تکلفی سے خبریں گھڑ کر شائع کرتا ہے۔ کہ گویا کوئی گناہ ہی نہیں۔ اور خدا کی قدرت ہے کہ اسے نامہ نگار بھی ویسے ہی دروغگو۔ اور جھوٹے ملے ہیں جماعت احمدیہ کے خلاف "زمیندار" اور اس کے نامہ نگار جس بے حیائی اور بے تکلفی سے جھوٹ بولتے ہیں اس کی ایک مثال ۲۷ ستمبر کے پرچہ سے ہم پیش کرتے ہیں لکھا ہے:۔

"قادیانیوں نے مسلمانوں کی مسجد پر قبضہ کرنے کی سخت کوشش کی لیکن منہ کی کھانی پڑی۔ اب اس تلخ ناکامی کا انتقام یوں لیا جا رہا ہے۔ کہ مسلمانوں کو قادیان کے قدیمی کنوؤں سے جہاں سے وہ ہمیشہ پانی لیتے تھے۔ پانی بھرنے سے جبراً روک دیا گیا ہے"۔

اس ساری تحریر میں ایک لفظ بھی صحیح نہیں۔ نہ ہم نے کبھی کسی مسجد پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ اور نہ ہی اس کی کوئی ضرورت سمجھتے ہیں۔ اسی طرح پانی کی بندش بھی محض جھوٹا افسانہ ہے۔ جو گرمیٔ بازار کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے جو لوگ ایسی باتوں میں اس قدر صریح جھوٹ بولتے ہیں جن کو منظر عام پر ہونے کی وجہ سے ہر شخص اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔ وہ در پردہ ہمارے متعلق کیا کچھ نہ کرتے ہونگے۔ پرائیویٹ جلسوں اور مجالس میں ہمارے خلاف یہ لوگ جس قسم کا منفی پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ اس کا اندازہ اس قسم کی خبروں سے بآسانی کیا جا سکتا ہے:۔

"زمیندار" نے یہ سراسر جھوٹی خبر شائع کرنے کے بعد لکھا ہے۔ کہ "قادیان کے علاوہ سارے ہندوستان میں کوئی ایسا شہر نہیں۔ جہاں مرزائیوں کی اکثریت ہو۔ اور ایسے شہروں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے مسلمان بھی مرزائیوں سے ایسا سلوک کرنے پر مجبور ہو جائیں گے"۔

"زمیندار" کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ہم ایسی حرکات کو انتہائی بد اخلاقی اور ایسے اوچھے ہتھیاروں کو مومنانہ حوصلہ کے منافی سمجھتے ہیں۔ اس لئے انہیں روا نہیں رکھ سکتے۔ باقی رہا "زمیندار" اور اسکی دھمکیوں کا معاملہ سو ان کی حقیقت ہمیں خوب معلوم ہے۔ احمدیوں کو تکالیف دینے میں پہلے ہی غیر احمدیوں نے کونسا دقیقہ اٹھا رکھا ہے۔ کہ اس سے مرعوب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اگر احمدیت کی زندگی کا انحصار "ان مسلمانوں" کے دست کرم پر ہوتا۔ تو یہ کبھی کی فنا ہو چکی ہوتی۔ بس ہمیں ڈرانے اور دھمکانے کا کچھ فائدہ نہیں۔ ہم جو چیز ناجائز سمجھتے ہیں۔ اسے

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

شیطان کو زندہ رکھنے کے لئے مولوی ثناء اللہ صاحب کی مذبوحی حرکات

سلسلۂ کلام

۲۲ جولائی ۱۹۳۴ء کے "الفضل" میں ایک یوروپین محقق مسٹر شیپرڈ کی ایک تحریر کا اقتباس پیش کر کے بتایا گیا تھا۔ کہ "وہ زمانہ جس کے متعلق آیا ہے۔ کہ شیطان اپنے سارے سازو سامان کے ساتھ اس طرح حملہ آور ہوگا۔ کہ گویا اس کا آخری حملہ ہے۔ وہ موجودہ زمانہ ہی ہے۔" اس پر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ کہ "شیطان کے قتل کا ایک ہی وقت مقرر تھا۔ کہ وہ مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے قتل ہو۔" (ملفوظات احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۲۱) پیش کر کے اعتراض کیا تھا۔ کہ "اس اقتباس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ شیطان عرصہ ہوا مرزا صاحب کے ہاتھ سے قتل ہو چکا ہے۔ احمدی ممبرو بتاؤ کہ جب شیطان مرزا صاحب کے ہاتھ سے قتل ہو چکا۔ تو یورپ سارے کا سارا گمراہی میں کیوں مبتلا ہے"۔

قتل شیطان سے مراد

اس پر ۲ ستمبر کے پرچہ میں ہم نے بتایا تھا۔ کہ شیطان کے قتل سے مراد تلوار لے کر اس کا گلا کاٹ دینا نہیں۔ کہ اس کے بعد تمام جہان سے گمراہی اور ضلالت کا نام و نشان مٹ جائے بلکہ قتل شیطان کے یہ معنی ہیں۔ کہ لوگوں کو اس کے اثرات نہ قبول کرنے کے قابل بنا دیا جائے شیطنت اور ناپاکی سے علیحدہ کر کے قرب الہٰی کے حصول اور افضال خداوندی کا مورد بننے کی اہلیت پیدا کر دی جائے۔ نیز بتایا گیا تھا۔ کہ "استفادہ کے لئے تعلق ضروری ہے۔ جو شخص اس انتظام کے قریب ہی نہ جائے۔ جو اللہ تعالےٰ نے شیطنت کے افنا کے لئے پیدا کیا ہے۔ تو اس کے اندر ایسی سعادت اور ایسا رشد کیونکر پیدا ہو سکتا ہے کہ گویا اس کے لئے شیطان مر چکا"۔ نیز وضاحت کے لئے ایک مثال دی گئی تھی۔ کہ امرتسر کا پاور ہوس اپنے اندر اس قدر طاقت رکھتا ہے۔ کہ تمام شہر سے تاریکی و تیرگی کا خاتمہ کر دے لیکن جو شخص اپنے مکان کو اس سے وابستہ کرنا ہی پسند نہ کرے تو اس کا یہ اعتراض کہ اگر امرتسر میں پاور ہوس ہوتا۔ تو میرا مکان کیوں بدستور ظلمت کدہ بنا رہتا نہایت نامعقول اور بے ہودہ ہے۔

شیطان کی حمایت میں بیجا اعتراض

لیکن خدا جانے یہ سیدھی سادی بات مولوی صاحب کی سمجھ میں ہی نہیں آئی۔ یا شیطان کی حمایت کے جوش نے آپکو عقل و خرد اور فہم و فراست سے عاری کر دیا ہے۔ کہ اس جواب سے آپ کی تسلی نہیں ہوئی۔ اور ۱۴ ستمبر کے پرچہ میں پھر اسی موضوع پر خامہ فرسائی کی ہے۔ ہم نے پہلے اعتراض کی تردید میں جو دلائل دیئے تھے۔ ان کو آپ نے چھوا تک نہیں۔ اور لکھا ہے۔ کہ "اس اقتباس میں شیطان کی حقیقت یا اس کے قتل کی جو تاویل کی گئی ہے۔ اس سے ہمیں بحث نہیں ہے کیونکہ ہمارا مقصد اس سے بھی حاصل ہے۔ کیونکہ الفضل یہ مانتا ہے۔ کہ قتل شیطان کے یہ معنی ہیں۔ کہ لوگوں کو اس کے اثرات نہ قبول کرنے کے قابل بنا دیا جائے"۔ اور اس کے بعد یہ بتانے کے لئے کہ دنیا میں ابھی فسق و فجور باقی ہے۔ ۲۶ اگست ۱۹۳۴ء کے الفضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد فرمودہ ایک خطبہ کا ایک لمبا چوڑا اقتباس دیدیا ہے جس میں حضور نے اس زمانہ میں دجالی فتنہ کے دنیا پر غالب ہونیکا ذکر کیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ "کوئی چیز آج اسلام کی باقی نہیں اور جماعت کو ہدایت کی ہے کہ اسلام کو قائم کرنے اور اس دجالی فتنہ کو مٹانے کے لئے اپنے اندر ایک دیوانگی پیدا کرے۔" اور آخر میں لکھا ہے۔ کہ "ہمارا مقصد تو مرزا صاحب کا قول ہے کہ شیطان کسی نبی کے ہاتھ سے قتل نہیں ہوا۔ میرے ہاتھ سے قتل ہوا۔ نہ آنحضرت نے یہ دعوےٰ کیا۔ نہ کسی اور نبی نے کیا پس آپ مرزا صاحب کے دعویٰ کو سچا ثابت کیجئے جسکا ثابت ہونا اس پر موقوف ہے۔ کہ دنیا سے ہر قسم کا شر۔ شرارت۔ اور ضلالت دور ہو جائے"۔

خلاصہ کلام

جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں قتل شیطان سے مراد یہ قطعاً نہیں۔ کہ دنیا سے شر۔ شرارت اور ضلالت کا نام و نشان مٹ جائے اس کا مطلب صرف یہی ہے۔ کہ جو لوگ آپ کے دامن کے ساتھ وابستگی پیدا کریں۔ ان کے اندر شیطنت کے اثر سے محفوظ رہنے کی اہلیت پیدا کر دی جائے۔ استفادہ کے لئے تعلق از بس ضروری ہے۔ اور جو لوگ آپ کے ساتھ مخلصانہ اور عقیدتمندانہ تعلق پیدا نہیں کرتے۔ ان کے لئے شیطان پر موت کبھی بھی وارد نہیں ہو سکتی۔ لیکن مولوی صاحب کی سمجھ میں چونکہ یہ بات نہیں آئی۔ اس لئے آج اسے ذرا وضاحت سے بیان کیا جاتا ہے۔

ایک متفق علیہ حدیث

مولوی صاحب مصر ہیں۔ کہ قتل شیطان کا دعوےٰ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہے۔ اس لئے دنیا میں کسی قسم کا شر۔ شرارت اور ضلالت باقی نہیں رہنی چاہیئے۔ اور جو لوگ آپ کو نہیں مانتے۔ اور آپ کے بتائے ہوئے احکام کی پیروی ضروری نہیں سمجھتے۔ وہ بھی شیطنت اور ناپاکی سے دور رہنے چاہئیں۔ اب سنئے احادیث کی کتب میں یہ متفق علیہ حدیث ہے۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وفی روایۃ فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب جھنم وسلسلت الشیاطین یعنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب رمضان کا مہینہ آئے۔ تو آسمان کے دروازے کھولدیئے جاتے ہیں۔ اور دوسری روایت میں ہے۔ کہ جنت کے دروازے کھولدیئے جاتے اور دوزخ کے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ پھر ایک اور حدیث ہے کہ اذا کان اول لیلۃ من شھر رمضان صفدت الشیاطین یعنے شیطانوں کو رمضان کی پہلی شب ہی قید کر دیا جاتا ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سے سوال

اب مولوی ثناء اللہ صاحب سے ہمارا سوال ہے۔ کہ جب تمام شیطانوں کو رمضان کے مہینہ میں جکڑ دیا جاتا۔ اور قید کر دیا جاتا ہے۔ تو کس لئے۔ اسی لئے نا کہ وہ شیطنت نہ پھیلا سکیں اور اس مبارک مہینہ میں شر۔ شرارت اور ضلالت پیدا نہ کریں لیکن کیا رمضان کے مہینہ میں دنیا سے ہر قسم کی شرارت، ناپاکی ضلالت پلیدی اور افعال قبیحہ کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کس طرح مانا جائے۔ کہ شیطان جکڑ دیئے گئے اور قید کر دیئے گئے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ سے دنیا میں فسق و فجور اور شر۔ شرارت کی موجودگی ثابت کر کے آپ نے حسب ذیل نتائج اخذ کئے ہیں

(۱) دنیا میں شیطان زندہ ہے دلیل اس کی اٰتی ہے۔ (۲) مسیح موعود دنیا میں ہنوز نہیں آئے۔ (۳) جس نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ وہ غلط ہے۔" (اہلحدیث ۱۴ ستمبر) لیکن رمضان کے مہینہ میں ہر قسم کی شیطنت اور خباثت کی موجودگی سے اگر کوئی یہ نتیجہ اخذ کر کے آپ کے سامنے پیش کرے۔ کہ (۱) دنیا میں شیطان آزاد ہے دلیل اس کی اٰتی ہے۔ (۲) رمضان ہنوز دنیا میں نہیں آیا۔ (۳) جس نے رمضان کے شروع ہونے کا دعوےٰ کیا۔ وہ غلط ہے۔ تو بتایئے اس کی تردید کے لئے آپ کے پاس کیا دلائل ہیں۔

امت محمدیہ اور شیاطین کی قید

مولوی صاحب رمضان کے مہینہ میں شیطانوں کے جکڑ دیئے جانے اور قید کر دیئے جانے کے باوجود ان لوگوں کے افعال اس کی آزادی اور گمراہی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ جو امت محمدیہ میں سے کہلاتے ہیں۔ بلکہ اس کی لیڈری کا دم بھرتے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ کہ کونسے جرائم اور معاصی ہیں جنکا ارتکاب ماہ رمضان میں مسلمانوں کے اندر نہیں ہوتا۔ کہ کہا جا سکے شیطان اس مہینہ میں قید ہیں۔ کیا مسلمان کہلانے والے رمضان المبارک میں چوری۔ ڈاکہ زنی۔ شراب خوری۔ زنا۔ فریب کاری۔ مکاری جھوٹ الزام تراشی۔ بہتان طرازی۔ رشوت ستانی۔ حقوق کی غصبی وغیرہ وغیرہ سب ناپاک گناہوں کے مرتکب نہیں ہوتے اگر ہوتے ہیں۔ اور یقیناً ہوتے ہیں۔ تو اس حدیث کے آپ کیا معنے کریں گے۔ اور اسے کس طرح درست ثابت کرینگے۔

حدیث کے صحیح معنے

اس وزنی اعتراض سے عہدہ برآ ہونے کی آپ کے لئے صرف ایک ہی صورت ہے۔ کہ اس حدیث کے وہی معنے کریں۔ جو ہم نے قتل شیطان کے کئے ہیں۔ اور وہ یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے متعلق جو احکام دیئے ہیں۔ اور اسے گزارنے کا جو رستہ بنایا ہے۔ جو شخص اس پر چلے۔ اور آپ کے بتائے ہوئے احکام کو اپنے لئے خضر راہ بنائے۔ وہ اپنے اندر گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکیاں کرنے کی اہلیت اس قدر پیدا کر لیتا ہے۔ کہ گویا شیطان اس کے لئے جکڑ دیا گیا۔ اور اب وہ اغوا اور گمراہ کرنے کے لئے اس کے پاس نہیں آسکتا۔ ورنہ جو لوگ رمضان کے متعلق احکام اسلام کی پروا نہیں کرتے۔ اس کے آداب کو ملحوظ نہیں رکھتے۔ اور اسے گذارنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات دی ہیں۔ ان کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ان کے لئے محض رمضان کی آمد کسی نفع کا موجب نہیں ہو سکتی۔ اور وہ محض اس لئے کہ رمضان کا مہینہ ہے۔ شیطان کی شر انگیزی اور گمراہی سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح کہ وہ لوگ جو مسیح موعود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور شیطان کے اغوا سے بچنے کے لئے اس کی بتائی ہوئی تدابیر پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ محض اس لئے کہ مسیح موعود آچکا۔ اس کے حملوں سے پناہ میں نہیں رہ سکتے۔ اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ شیطان ان کے لئے قتل ہو چکا ہے۔ ہاں جو لوگ اس کی پناہ میں آجائیں اور اس کے دامن کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کریں۔ وہ اس سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے لئے شیطان کا وجود گویا عدم وجود کے مترادف ہو جاتا ہے

استفادہ کے لئے اتباع ضروری ہے

اس حدیث سے تو ثابت ہوتا ہے۔ کہ محض امت محمدیہ میں ہونا بھی کافی نہیں۔ بلکہ استفادہ کے لئے احکام کی پوری پوری متابعت اور فرمانبرداری ضروری ہے۔ جو شخص ایسا نہیں کرتا۔ وہ بظاہر جماعت میں داخل ہونے کے باوجود کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ پھر معلوم نہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کس عقل کی بناء پر یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ جب مسیح موعود آچکا۔ تو دنیا کے تختہ پر کسی قسم کا شر۔ شرارت اور ضلالت کا نام و نشان نہیں ہونا چاہیئے۔

ایک اور حدیث سے تائید

اس کے علاوہ مولوی صاحب کی ہدایت اور بصیرت کے لئے ہم ایک اور حدیث پیش کرتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ انی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔ میں اس لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ کہ تا مکارم اخلاق کی تکمیل کروں۔ لیکن کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد دنیا میں کوئی بد اخلاقی باقی نہیں رہی۔ کیا دنیا میں پست اور ناقص اخلاق کے لوگ موجود نہیں۔ غیروں کو تو خیر جانے دو۔ کہ وہ غیر ہی ہیں۔ تم یہ بتاؤ۔ کیا مسلمان اخلاقی لحاظ سے بالکل مکمل ہیں۔ اگر نہیں۔ اور آپ تسلیم کر چکے ہیں کہ "آج کل کے مسلمان ایسے ہی ہیں۔ کہ ان کے اسلام پر کفر فخر کر سکتا ہے۔ نہ ان کے عقائد ٹھیک۔ نہ ان کے اعمال درست نہ ان کے معاملات صحیح نہ ان کے اخلاق معقول مساجد ان سے خالی۔ قمار خانے اور جیل خانے ان سے بھر پور۔ کہاں تک مسلمانوں کی حالت کا نقشہ بتایا جائے۔ بہت بری حالت ہے" (اہلحدیث ۴ مئی ۱۹۳۴ء) تو پھر آپ کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تکمیل مکارم اخلاق کے دعوے میں صادق ٹھہرے

دو صورتیں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا دعوے ہے۔ کہ میں تکمیل مکارم اخلاق کی غرض سے مبعوث ہوا ہوں۔ آپ کو مسلم ہے۔ کہ اور تو اور خود مسلمانوں کے جو آپ کی امت کہلاتے ہیں۔ "اخلاق معقول نہیں" یہ صورت دو نتائج سے خالی نہیں یا تو آپ کو ماننا پڑے گا۔ کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو دعوے کیا تھا۔ اس میں آپ کامیاب نہیں ہوئے۔ اور جس غرض کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ اسے پورا نہیں کر سکے۔ اور یا پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ تکمیل مکارم اخلاق کے وہ معنے نہیں۔ جو عرف عام میں لئے جاتے ہیں بتایئے آپ کو کونسی صورت منظور ہے

تکمیل مکارم اخلاق کے معنی

اگرچہ آپ کی حالت اور حمایت شیطان کے جذبہ کے پیش نظر آپ پر حسن ظنی مشکل ہے تاہم بفحوائے ظنوا المومنین خیرا۔ ہم مان لیتے ہیں۔ کہ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا انکار کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے اور تکمیل مکارم اخلاق کا یہ مطلب لیں گے۔ کہ جو لوگ آپ کی اتباع کریں۔ اور آپ کے اسوہ کو اپنے لئے خضر راہ بنائیں وہ اخلاق کے اعلیٰ مدارج حاصل کر سکتے ہیں۔ اور بد اخلاقیوں سے بچ سکتے ہیں۔ سو اسی طرح جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کا جوا اپنی گردن میں ڈالنے کے بعد حضور کے ارشادات کی تعمیل کریں۔ اور حضور کے تجویز کردہ رستہ پر گامزن ہوں۔ وہ شیطان کے حملوں سے ایسے محفوظ ہو سکتے ہیں۔ کہ گویا شیطان مر چکا ہے۔ اور اس کا وجود باقی نہیں۔

مولوی صاحب کی قرآن دانی

ہم نے لکھا۔ کہ قرآن کریم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کہا ہے۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب کے اعتراض کو پیش نظر رکھ کر اگر کوئی غیر مسلم ان سے سوال کرے۔ کہ اگر بانیٔ اسلام تمام جہانوں کے لئے رحمت تھے تو کیا وجہ ہے۔ ابوجہل۔ ابولہب۔ عتبہ شیبہ اور دیگر معاندین لعنت میں مبتلا ہوئے۔ تو وہ کیا جواب دیں گے۔ اس پر مولوی صاحب نے اپنی قرآن دانی کی ڈینگ مارنے اور صرفی اصطلاحات سے اپنی واقفیت جتانے کے لئے لکھا ہے۔ "پس آیت کے معنی یہ ہیں۔ کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ اے رسول ہم نے تجھے لوگوں پر رحمت کرنے کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے یعنے ہمارا ارادہ ہے۔ کہ تیری تعلیم سے جہان کے لوگوں پر رحمت کریں۔ مگر یہ بھی فرما دیا۔ وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمومنین ولایزید الظالمین الاخسارا" قرآن مومنوں کے لئے رحمت ہے۔ اور ظالموں کے لئے باعث نقصان۔

یہ مولوی صاحب کی کم فہمی ہے۔ کہ اس ترجمہ کو اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اس سے ہمارے دعوٰی کی تائید ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے بھیجا۔ کہ آپ کی تعلیم کے ذریعہ جہاں کے لوگوں پر رحمت کرے تو پھر وہ رحمت ابوجہل اور ابولہب وغیرہ پر کیوں نہ ہوئی۔ اس محرومی کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ قرآن کریم پر ایمان نہ لائے۔ اور اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ محروم رہنے والے ظالم بھی تو اسی وجہ سے قرار دیئے گئے ہیں۔ کہ وہ اس چشمہ ہدایت سے دور رہ کر اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ وگرنہ کیا مولوی صاحب کا خیال ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہی مومن اور ظالم دو طبقے پیدا کر رکھے ہیں۔ قرآن کریم کو "باعث نقصان" قرار دینا انتہا درجہ کی جسارت ہے۔ جو ایمانی غیرت رکھنے والا کبھی نہیں کر سکتا۔ اگر

تاریخ اسلام

اہل ایران کی سازشوں کا مقابلہ

ایران میں انتظامی تغیرات

۲۹ھ کی ابتدا میں اہل بصرہ نے اپنے گورنر حضرت ابو موسیٰ اشعری کی شکایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مدینہ بھیج کر کی۔ اس پر آپ نے انہیں بصرہ کی حکومت سے معزول کر کے عبداللہ بن عامر کو ان کی جگہ مقرر کر دیا۔ اس وقت عبداللہ بن عامر کی عمر اگرچہ پچیس برس تھی۔ مگر عقل و تمیز اور تجربے کے لحاظ سے ممتاز تھے۔ آپ نے نہ صرف بصرہ کی اسلامی فوج بلکہ عمان و بحرین کے لشکروں کی قیادت بھی ان کو سونپ دی۔ اس کے بعد حضرت عبیداللہ بن معمر کو خراسان سے تبدیل کر کے فارس کا گورنر بنایا۔ اور خراسان کی حکومت پر عمیر بن عثمان بن سعد کو مقرر کیا جس نے خراسان پہنچتے ہی فتوحات کا دائرہ وسیع کرنا شروع کر دیا۔ اور فرغانہ تک تمام علاقہ پر قبضہ کر لیا۔ بعد ازاں ان کی جگہ ابن احمر مقرر کئے گئے۔ اور عبدالرحمٰن بن عبس کو مکران کی گورنری دی گئی۔ چند روز کے بعد حضرت عبدالرحمٰن کو بھی وہاں سے علیحدہ کر کے ان کی جگہ عاصم بن عمرو اور سجستان کی حکومت پر عمران بن الفضیل مقرر کئے گئے؛

اہل ایران کی سازشیں

یہ تبدیلیاں چونکہ جلد جلد وقوع پذیر ہوئیں۔ اس لئے اہل ایران نے سازشیں شروع کر دیں۔ اور بغاوت کی راہ اختیار کر کے اسلامی لشکر کا مقابلہ کرنے پر تیار ہو گئے۔ ان بغاوتوں کے مراکز اصطخر اور جور تھے۔ گورنر فارس کو جب ان باغیانہ سازشوں کا علم ہوا۔ تو اصطخر پر چڑھائی کی۔ لڑائی ہوئی۔ جس میں حضرت عبیداللہ بن معمر شہید ہو گئے۔ اور اسلامی لشکر منتشر ہو گیا؛

اصطخر پر اسلامی لشکر کا قبضہ

یہ خبر جب حاکم بصرہ حضرت عبداللہ بن عامر کو پہنچی۔ تو وہ اپنا لشکر لے کر بڑھے۔ اور دو حصے کر کے خود تو اصطخر کی طرف چلے گئے۔ اور ہرم بن حیان کو جور کا محاصرہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ ایرانیوں نے اصطخر کے نواح میں اسلامی لشکر کا مقابلہ کیا۔ مگر بالآخر بھاگ نکلے۔ اور اصطخر پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا؛

جور کی تسخیر

ہرم بن حیان کو جور کا محاصرہ کئے مدت ہو گئی۔ مگر وہ فتح نہ ہوا۔ آپ کا طریق تھا۔ کہ آپ دن بھر روزہ رکھتے۔ دشمنوں سے جنگ کرتے اور رات کا اکثر حصہ نماز میں گذارتے۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا۔ کہ افطار کے بعد انہیں کھانے کے لئے روٹی نہ ملی۔ انہوں نے زیادہ توجہ نہ کی۔ دوسرے دن پھر افطار کے وقت کھانا نہ پہنچا۔ مگر انہوں نے پھر اسے کوئی وقعت نہ دی۔ یہاں تک کہ ایک ہفتہ اسی طرح روزے پر روزہ رکھتے رہے۔ سات دن کے بعد جب انہیں ضعف زیادہ ہو گیا۔ تو انہوں نے خادم سے کہا۔ تجھے کیا ہو گیا۔ کہ میں صرف پانی پر افطار کر کے ایک ہفتہ سے روزہ رکھ رہا ہوں۔ اور تو مجھے کھانا نہیں دیتا۔ خادم نے عرض کیا میں روزانہ آپ کے لئے روٹی پکا کر رکھ جاتا ہوں۔ تعجب ہے کہ آپ کو ایک ہفتہ سے کھانا نہیں ملا۔ اگلے روز خادم نے روٹی پکا کر حسب معمول رکھ دی۔ اور خود تاک میں بیٹھ کر روٹی کی نگرانی کرنے لگا۔ دیکھتا کیا ہے۔ کہ شہر کی طرف سے ایک کتا آیا۔ اور کھانا اٹھا کر شہر کی طرف چل دیا۔ خادم بھی آہستہ آہستہ اٹھ کر اس کے پیچھے ہو لیا۔ کتا روٹی لئے ہوئے شہر کی طرف گیا۔ اور ایک بدر رو کے راستے اندر داخل ہو گیا۔ خادم یہ دیکھ کر واپس لوٹا۔ اور اس نے ہرم بن حیان کی خدمت میں تمام واقعہ عرض کیا۔ آپ نے اسے اشارۂ غیبی سمجھ کر چند بہادروں کو حکم دیا۔ وہ رات کے وقت اسی بدر رو کے راستے شہر میں داخل ہو گئے۔ اور پاسبانوں کو قتل کر کے فوراً شہر کا دروازہ کھول دیا۔ اسلامی لشکر جو پہلے سے تیار تھا۔ دروازہ سے شہر میں داخل ہو گیا۔ اور اسے فتح کر لیا؛

تعمیر و توسیع مسجد نبویؐ

ماہ ربیع الاول ۲۹ھ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبویؐ کے اطراف و حدود میں توسیع کی۔ یہ مسجد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں کچی بنی تھی۔ کھجور کے تنے کے ستون تھے۔ اور کھجور کی شاخیں اوپر ہی چھت پر ڈال دیئے گئے تھے۔ حضرت ابوبکر کے زمانہ میں بھی یہ مسجد اسی طرح رہی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں لکڑی کے ستون لگائے۔ مسجد کو زیادہ وسیع اور مضبوط کرنے کے متعلق حضرت عثمانؓ نے ایک دفعہ حضرت عمرؓ کو کہا۔ تو آپ نے فرمایا۔ بیت المال مسلمانوں کی ضروریات رفع کرنے کے لئے ہے۔ مسجد میں خرچ کرنے کے لئے نہیں۔ جسے نمازیوں کی تکلیف کا خیال ہو۔ وہ خود اپنے پاس سے خرچ کر کے مسجد کو بڑھا دے۔ حضرت عثمانؓ اس وقت تو خاموش رہے۔ مگر جب آپ کا زمانۂ خلافت آیا۔ تو آپ نے اپنے خرچ پر مسجد نبویؐ کی توسیع کی۔ مسجد کا طول ایک سو ساٹھ گز اور عرض ایک سو پچاس گز رکھا پتھر کے ستون لگائے۔ اور چھت میں ساج کی کڑیاں ڈالیں اور تمام دیواریں پختہ بنوا دیں۔

خلیفہ کی اتباع کا اعلیٰ نمونہ

اسی سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے مہاجرین و انصار کی ایک جماعت کے ساتھ حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اور منیٰ میں پہنچ کر حکم دیا۔ کہ خیمہ نصب کیا جائے۔ جب تک آپ وہاں رہے چار رکعت فرض ادا کرتے رہے۔ دو رکعتیں نہیں پڑھیں۔ جیسا کہ قصر کرنے کا حکم ہے۔ آپ کے اس فعل کے متعلق بعض صحابہ نے دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ درحقیقت دو رکعت ہی پڑھنی چاہئیں اور میں بھی ہمیشہ دو رکعت ہی پڑھتا رہا ہوں۔ لیکن اس مرتبہ جو چار پڑھیں۔ تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مجھ کو خبر ملی ہے۔ کہ بعض اہل یمن اور بدی کہتے ہیں۔ کہ مقیم کے واسطے بھی دو ہی رکعتیں ہیں۔ اور ان لوگوں کے نئے دلیل و حجت میرا فعل ہے جیسا مجھ کو دیکھتے ہیں۔ ویسا ہی کرنے لگتے ہیں۔ لہذا میں نے ان لوگوں کی صحیح راہ نمائی کے لئے اس مرتبہ پوری نماز ادا کی۔ علاوہ ازیں میں مکہ معظمہ میں آ کر مقیم کے حکم میں بھی ہو جاتا ہوں کیونکہ مکہ میں میرے اہل اور طائف میں زمین و جائداد وغیرہ ہے۔ پس میں پوری نماز پڑھنے کے لئے قوی دلائل رکھتا ہوں بعض صحابہ کو اگرچہ اس سے اختلاف تھا۔ مگر اس وجہ سے کہ خلیفۂ وقت کی مخالفت سخت ناجائز ہے۔ انہوں نے بھی آپ کی اقتدا میں چار رکعت نماز پڑھی؛

ایک فقہی لطیفہ

اسی سفر میں قبیلہ جہینہ کی ایک عورت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ یہ عورت پہلے بیوہ تھی۔ پھر اس نے عقد ثانی کیا۔ اور بعد نکاح صرف چھ مہینے گذرنے پر اس کے لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت عثمانؓ نے اس عورت کو رجم کر دینے کا حکم دیا۔ حضرت علیؓ کو معلوم ہوا۔ تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ کہ قرآن مجید میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وحمله وفصاله ثلثون شهرا۔ یعنے حمل اور دودھ پلانے کی مدت تیس مہینے ہے۔ دوسری طرف مدت رضاعت قرآن مجید میں دو سال بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ والوالدات یرضعن اولادهن حولین کاملین۔ پس دودھ پلانے کی مدت یعنی چوبیس مہینے تیس مہینوں میں سے خارج کر دیں۔ تو حمل کی اقل مدت چھ مہینے رہتی ہے۔ پس اس عورت پر زنا کا الزام یقینی طور پر ثابت نہیں۔ حضرت عثمان نے یہ سن کر آدمی دوڑایا کہ اس عورت کو رجم نہ کیا جائے۔ لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے رجم کیا جا چکا تھا۔ حضرت عثمانؓ کو اس کا سخت افسوس ہوا؛

تحقیق الادیان

جانوروں کے خصائل اور تناسخ کی دلیل

آریہ سماجیوں کی حالت

انسان جب فہم و فراست سے علیحدہ ہو کر کسی نامعقول بات کی حمایت میں کھڑا ہوتا ہے۔ تو پھر اس کی تائید اور حمایت کے لئے اسے اور بھی بہت سی ایسی ہی لایعنی اور بہکی بہکی باتیں کرنی پڑتی ہیں۔ جو حد درجہ مضحکہ خیز اور عجیب و غریب ہوتی ہیں۔ اسی حقیقت کو آریہ سماجیوں کی حالت میں بخوبی دیکھا جا سکتا ہے۔ انہوں نے جو عقائد اختیار کر رکھے ہیں۔ عقلی طور پر چونکہ ان کی تائید میں کوئی دلیل ان کے پاس نہیں۔ اور پھر اسلام کی دیکھا دیکھی ہر عقیدہ اور ہر تعلیم کو مطابق فطرت اور عقل و فہم ثابت کرنے کا شوق بھی دامنگیر ہے۔ اس لئے جو کچھ بھی کہتے ہیں۔ اوٹ پٹانگ ہوتا ہے۔

تناسخ کے دلائل

آریہ مسافر ۲۶ اگست نے تناسخ کی تائید میں ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا ہے کہ چونکہ بعض جانور ایسی حرکات کرتے ہیں۔ جو بعض انسانی افعال کے مشابہ ہیں اس لئے معلوم ہوا۔ کہ وہ پہلی جون میں انسان تھے۔ اور اس وجہ سے اس فن سے واقف ہیں۔ مثلاً مکڑی بڑا خوبصورت جالا تنتی ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ وہ پہلی جون میں جولاہا تھا۔ بعض جانور اپنی چونچ سے لکڑی کو کاٹ دیتے اور اس میں سوراخ پیدا کر دیتے ہیں۔ بعض جانور لوہے کو کھا جاتے ہیں۔ جو ثبوت ہے۔ ان کے گذشتہ جنم میں بڑھئی یا لوہار ہونے کا۔ شہد کی مکھی مکمل (Haxagons) بناتی ہے۔ اور علم ریاضی کے مطابق اس کا تعمیر کردہ گھر بالکل صحیح ہوتا ہے۔ جو ظاہر کرتا ہے۔ کہ اسے علم اقلیدس اور جیومیٹری سے مکمل واقفیت ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ پہلے ماہر ریاضی انسان ہو گذرا ہو۔

یہ ہے خلاصہ آریہ مسافر کے لمبے چوڑے مضمون اور ان دلائل کا جو تناسخ کی تائید میں دئے گئے ہیں۔ مزید وضاحت کے لئے اس کے مضمون کا مغز ہم اسی کے الفاظ میں پیش کر دیتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ "پشو پکشیوں میں وشیش گیان کا پایا جانا اس بات کو ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ مختلف یونیوں میں سے گذر چکے ہیں۔ پرندوں میں جولاہے دھوبی جیسے بیا۔ بڑھئی۔ لوہار وغیرہ سب پرکار کے پکشی پائے جاتے

آریہ مسافر کی دلیل کا بودا پن

اس کے متعلق گذارش یہ ہے کہ اگر جانوروں کے افعال ان کے گذشتہ جنم میں انسان ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ جو کام جانور جانور ہونے کی حیثیت میں کرتے ہیں۔ وہ انسان باوجود اشرف المخلوقات ہونے کے نہیں کر سکتا۔ شہد کی مکھی گذشتہ جنم میں ماہر ریاضی ہونے کی وجہ سے مکمل (Haxagons) بنا سکتی ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ ایک ماہر ریاضی جو شہد کی مکھی کی جون میں جا کر تو اپنے علمی کمالات کا ایسا شاندار مظاہرہ کر سکتا ہے۔ انسان ہونے کی صورت میں اس پر قادر نہ ہو۔ کیا آریہ سماجی دنیا کا کوئی بیا ریاضی دان پیش کر سکتے ہیں۔ جو شہد کی مکھی جیسا گھر بنا سکے۔ مکڑی جالا تنتی ہے۔ جو ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ پہلی جون میں جولاہا تھا۔ مگر کیا کوئی ایسا جولاہا بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔ جو اس جیسا جالا اسی قدر سرعت اور پھرتی کے ساتھ تیار کر کے بتا سکے۔ دیمک مٹی میں سے گھر تیار کر لیتی ہے ہم مان لیتے ہیں۔ کہ یہ کمال اسے اس وجہ سے حاصل ہوا۔ کہ وہ کوئی ماہر تعمیرات ہوگا۔ لیکن کیا دنیا کا کوئی ماہر تعمیرات ان تمام باریکیوں کے ساتھ جو دیمک کے تیار کردہ گھر میں ہوتی ہیں۔ کوئی ویسا ہی گھر تیار کر کے دکھا سکتا ہے۔ بیا نہایت عمدہ گھونسلا بناتا ہے۔ لیکن مزا تو جب ہے۔ کہ کوئی بڑے سے بڑا انجنیر انسان ہونے کی صورت میں بھی ویسا گھونسلا تیار کر کے دکھا دے۔ اگر کوئی انسان ایسا نہیں کر سکتا۔ اور یقیناً نہیں کر سکتا۔ تو مقام غور ہے۔ کہ جو چیز انسان انسان ہونے کی صورت میں بھی تیار نہیں کر سکتا۔ جانوروں کی طرف سے اس کے تیار کئے جانے پر اس سے یہ مفہوم نکالنا کہ وہ اس وجہ سے اس کاریگری کی اہلیت اپنے اندر رکھتا ہے کہ جانور ہونے سے پہلے وہ ایسا پیشہ ور انسان تھا جسے اس صنعت سے مناسبت تھی۔ اور اس قسم کی صناعی کیا کرتا تھا۔ کس قدر عقل و دانش سے بعید بات ہے۔

عجیب "وشیش گیان"

جس صنعت اور کاریگری پر انسان قادر ہی نہیں ایسے جانوروں کے گذشتہ جنم میں انسان ہونے پر کس طرح محمول کیا جا سکتا ہے۔ اگر انسان بیا جیسا گھونسلا۔ شہد کی مکھی جیسا۔ (Haxagons) اور مکڑی جیسا جالا تیار کر سکتا اور عام طور پر تیار کرنے کا عادی ہوتا تو بلا شبہ یہ ماننا پڑتا کہ یہ گذشتہ جنم کی مشق کا نتیجہ ہے۔ لیکن جب انسان ایسا کرتا ہی نہیں۔ اور اگر اس کے اندر اس کی اہلیت کو بفرض محال تسلیم بھی کر لیا جائے۔ تو بھی کبھی ایسا کرنے کا عمر بھر اسے موقعہ نہیں ملتا۔ تو اسے "وشیش گیان" قرار دینا کیسی طفلانہ حرکت ہے۔

پھر ایک اور طرح سے دیکھئے۔ لوہار۔ لوہے سے اور بڑھئی لکڑی سے سینکڑوں اقسام کی اشیاء تیار کرتا ہے۔ لیکن کوئی جانور اگر زیادہ سے زیادہ کر سکتا ہے۔ تو صرف یہ کہ لوہے یا لکڑی کو کاٹ ڈالے اور اس میں سوراخ کر دے۔ اب سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا اسے گذشتہ جنم کے "وشیش گیان" میں سے صرف لوہے اور لکڑی کا کاٹ ڈالنا ہی یاد رہا۔ اگر اسے گیان حاصل ہوتا۔ تو چاہیئے۔ کہ لوہار یا بڑھئی کا مکمل گیان حاصل ہو۔ ایک ابتدائی بات کا یاد رہنا اور باقی تمام تفاصیل کا جو در اصل گیان کہلانے کی مستحق ہیں بھول جانا نہایت ہی عجیب قسم کا گیان ہے۔

طبعی خصائل و استعدادیں

بات دراصل یہ ہے کہ جانوروں کی عادات یا استعدادیں جیسا کہ ہمارے آریہ سماجی دوستوں کا خیال ہے۔ کسی گذشتہ جنم کے گیان سے قطعاً کوئی تعلق نہیں رکھتیں۔ بلکہ وہ ان کی طبعی خصائل ہیں۔ جو قدرت نے ان کے مخصوص حالات کے مطابق ان کے اندر ودیعت کر رکھے ہیں۔ جس جانور کو جس قسم کے حالات میں سے قدرت کی نہاں در نہاں حکمتوں اور مصلحتوں کے ماتحت گذرنا ہے۔ اسی قسم کی استعدادیں اور قوتیں اس کی فطرت میں رکھ دی گئی ہیں۔ یہ ان کے مخصوص طبعی عادات اور خصائل ہیں۔ جن سے ان کے گذشتہ جنم میں انسان ہونے پر استدلال کرنا معقول پسند طبقہ کے سامنے اپنے آپ کو سرمایہ تضحیک بنانا ہے۔ انسان کو اس کے حالات کے مطابق اور اس کی ضروریات کے مناسب حال اللہ تعالیٰ نے طبعاً بعض طاقتیں دی ہیں۔ اور جانوروں کو ان کے مخصوص حالات کے مطابق۔ انسان کا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو بغیر کسی تعلیم اور ٹریننگ کے کسی عورت یا بکری یا کسی دیگر مصنوعی طریق پر دودھ پینے لگ جاتا ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ گذشتہ جنم میں شیر خوار بچہ تھا۔ جیسا کہ ہمارے بھولے بھالے آریہ سماجی دوستوں بلکہ ان کے گورو پنڈت دیانند صاحب کا خیال ہے۔ بلکہ یہ طبعی تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت میں یہ بات رکھی ہے۔ کہ وہ دودھ کی طرف متوجہ ہو اور اس سے غذائیت حاصل کرے۔ اس کے بالمقابل ایک جونک کا بچہ پیدا ہوتے ہی مٹی وغیرہ یا جو بھی اس کی خوراک ہے حاصل کرنے کی طرف توجہ کرتا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ وہ جونک سے پیدا ہونے سے قبل مٹی کھایا کرتا تھا۔ اور اس وجہ سے اسے یہ گیان حاصل ہے۔ بلکہ یہ ایک طبعی امر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت میں رکھا ہے۔ اور اسی کے تقاضا سے وہ ایسا کرتا ہے۔ بنا بریں آریہ مسافر نے تناسخ کی تائید میں جو

مراسلات

چمبہ میں پیغامیوں کی درگت

چمبہ میں قریباً ۹ سال سے پیغامیت آئی ہوئی ہے اس عرصہ میں انہوں نے کبھی غیر احمدیوں کے پیچھے نماز ادا نہ کی تھی۔ بلکہ یہاں تک سنتا ہے۔ کہ ایک دفعہ مولوی دوست محمد صاحب یہاں آئے تو ایک غیر احمدی دوست ان کو مسجد میں لے گئے۔ اتفاق سے ان کی موجودگی میں نماز کھڑی ہو گئی مولوی صاحب کے ساتھی تو نماز میں شامل ہو گئے۔ اور مولوی صاحب آنکھ بچا کر مسجد سے نکل گئے۔

اب احمدی مبلغین کی آمد پر جب ان کی قلعی کھلنے لگی۔ تو لوگوں کو بھڑکانے کے لئے اس قسم کا پروپیگنڈا شروع کیا۔ کہ قادیانی احمدی کسی کو مسلمان نہیں سمجھتے کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ کسی غیر احمدی کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ وغیرہ۔ میں نے لوگوں پر واضح کرنا شروع کیا۔ کہ ان کے بھی یہی عقائد ہیں مگر منافقت سے ظاہر نہیں کرتے

اتفاق سے انہی دنوں ایک معزز غیر احمدی دوست کی اہلیہ صاحبہ فوت ہو گئیں۔ اب ان لوگوں کے لئے نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن والا معاملہ ہوا۔ جنازہ گاہ میں پہنچکر پیغامی مبلغ صاحب نے کہا۔ بھائیو ہم بھی جنازہ پڑھنے آئے ہیں۔ غیر احمدی مولوی صاحب نے کہا۔ ہاں بڑی خوشی سے آپ بھی پڑھیں۔

پیغامی مبلغ۔ آپ کلمہ گو کو کیا سمجھتے ہیں؟

غیر احمدی مولوی۔ ہم ہر کلمہ گو کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

پیغامی مبلغ۔ آپ مرزا صاحب کو کیا سمجھتے ہیں؟

غیر احمدی مولوی۔ سنا ہے وہ مدعی نبوت ہیں

پیغامی مبلغ۔ نہیں ان کا ہرگز دعوئے نبوت کا نہ تھا۔

غیر احمدی مولوی۔ اگر ان کا دعوے نبوت کا نہ تھا۔ تو میں ان کو مسلمان سمجھتا ہوں

پیغامی مبلغ۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کو لعنتی سمجھتے ہیں۔ اور ایسے مدعی کو کافر کذاب اور دجال سمجھتے ہیں (معاذ اللہ۔ معاذ اللہ)

جب پیغامی مبلغ نہایت بے باکی اور بے حیائی سے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول کو معاذ اللہ ملعون کہہ کر ابدی لعنت کو اپنے لئے لے چکا۔ تو غیر احمدی مولوی نے کہا۔ ہم بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ گو آج تک تو میرا یہی عقیدہ تھا۔ اور یہی علم تھا۔ کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ مگر اب چونکہ آپ نفی سے انکار کرتے ہیں۔ میں آپ کی بات مان لیتا ہوں۔ کہ انہوں نے نبوت کا دعوےٰ نہ کیا ہوگا۔

اس پر غیر احمدی مولوی صاحب کی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ غیر احمدیوں نے بڑی خوشی منائی۔ اور کہا سنکر ہے صبح کے بھولے شام کو گھر آ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جس امام کے پیچھے پیغامیوں نے نماز ادا کی۔ اس کا تحریری فتوےٰ میرے پاس موجود ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔ "میں مسیح ابن مریم کو زندہ آسمان پر مانتا ہوں۔ اس لئے مرزا صاحب کو دعویٰ مسیحیت و دعوے الہام میں سچا نہیں سمجھتا۔ بلکہ (معاذ اللہ) جھوٹا سمجھتا ہوں"۔

ایک نوجوان نے پیغامی مبلغ سے کہا۔ اب تو آپ نے غیر احمدیوں کے سامنے اعلان کر دیا ہے۔ کہ میں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدعی نبوت کو کافر کذاب وغیرہ مانتا ہوں۔ مگر مولوی عبد الغفور کو آپ تحریر دے بیٹھے ہیں۔ کہ میں مرزا صاحب کو نبی مانتا ہوں۔ تب پیغامی صاحب کھسیانے ہو کر بولے ہاں امتی نبی مانتا ہوں۔ اس نوجوان نے کہا۔ کسی طرح کا نبی سہی۔ مانا تو تھا۔ اب لعنت کرنا کیا معنے رکھتا ہے۔ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے

اسی واقعہ کے دوسرے دن ایک جگہ میں تبلیغ کر رہا تھا کہ پیغامی مولوی اختر حسین صاحب بھی وہیں آ گئے میں نے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نہایت واضح اور کھلا اعلان پڑھ کر سنایا۔ کہ "خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے لئے حرام ہے۔ اور قطعی حرام ہے۔ کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیئے۔ کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو" اور پوچھا۔ کہ آپ نے اس حکم حکم کے ہوتے ہوئے کیوں ایک مکذب غیر احمدی کے پیچھے نماز ادا کی۔ تو لگے بغلیں جھانکنے اس حوالہ کو سنکر بعض غیر احمدی اور ہندو حیران ہو گئے۔ کہ یہ کس طرح کا احمدی ہے۔ جو اپنے مرشد کے حکم کے خلاف کرتا ہے میں نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ بھائیو۔ ہمارے مرشد و ہادی نے یہ بھی فرمایا ہے "جو مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھیراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ تم اس میں نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ جانو کہ وہ مجھ سے نہیں کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھ کو خدا سے ملی ہیں۔ عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں"۔

(اربعین صہ ۲ حاشیہ)

یہ حوالہ سننے کے بعد پیغامی مبلغ کی حالت قابل رحم ہو گئی اور دیگر پیغامی اسکو پکڑ کر لے گئے۔ اب ان لوگوں کی عجیب حالت ہے۔ وہ پھر غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اور غیر احمدی مولوی اور دیگر معززین شہر ان کو نادم کر رہے ہیں۔ کہ جب ایک دفعہ نماز ہمارے ساتھ ادا کر چکے ہو تو اب ڈر کیا ہے۔ ہر روز آ کر ہمارے امام کے پیچھے نماز پڑھا کرو۔ مگر وہ بالکل نہیں جاتے۔ حیلے بہانے کر کے ٹال دیتے ہیں مثلاً کہتے ہیں۔ ہماری جماعت ٹوٹ جائے گی وہ کہتے ہیں جماعت کیسی ہے۔ تم بھی مسلمان ہم بھی مسلمان۔ ہمارے ساتھ نماز ادا کر کے جماعت ایک دفعہ تو توڑ چکے ہو۔ اب اور کونسی جماعت توڑ لی ہے اب ان بیچاروں کی عجیب قابل رحم حالت ہے۔ اب دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ غیر احمدی صاحبان کہتے ہیں۔ ہم ان کو جمعہ میں شمولیت کے لئے دعوت دیں گے۔ اگر نہ آئے۔ تو نفاق کا بھانڈا چوراہے میں پھوٹ جائے گا۔

خاکسار ابو البشارت عبد الغفور مولوی فاضل

بٹالہ میں احراریوں کی اشتعال انگیزیاں

ذمہ وار حکام متوجہ ہوں

قادیان میں احراریوں نے جو مفسدہ پردازی شروع کر رکھی ہے۔ اس میں بٹالہ کے چند مفسدہ پرداز خاص حصہ لے رہے ہیں۔ یہ لوگ کسی نہ کسی بہانہ سے قادیان میں فساد برپا کرانے کی باقاعدہ کوشش کر رہے ہیں۔ ۲۱ ستمبر بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں ایک اشتعال انگیز تقریر کی گئی۔ جس میں لوگوں کو بتایا گیا۔ کہ قادیان میں جلد جہاد شروع ہو گا۔ اور لوگوں کو تعداد کثیر وہاں پہنچنے کا مشورہ دیا گیا۔ لوگوں سے تکرار پوچھا گیا۔ کہ مسلمانو! تم اس اسلامی خدمت کے لئے تیار ہو۔

رات کو پھر جلسہ کر کے عوام الناس کو احمدیوں کے مفروضہ مظالم سنا کر بے حد مشتعل کیا گیا اور اعلان ہوتے ہی قادیان کے لئے کوچ کرنے کی تاکید کی گئی۔

حکام متعلقہ کے پاس ان کی علانیہ وخفیہ فتنہ انگیزیوں کی رپورٹیں باقاعدہ پہنچ رہی ہیں لیکن جہانتک ہمارا علم ہے ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اگر چند مفسدہ پردازوں سے حفظ امن کی ضمانتیں لے لی جائیں۔ تو بٹالہ میں مفسدہ پردازی کا قطعی ویقینی انسداد ہو سکتا ہے۔ اگر اس فتنہ کے انسداد کی طرف فوری توجہ نہ کی گئی۔ تو خطرہ ہے کہ یہ بہت زیادہ مشکلات کا موجب ثابت ہو گا۔

نامہ نگار

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات

صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت ماہ جولائی ۱۹۳۴ء

تفصیل آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم آمد
۱	بیت المال	۷۴۷۶-۶-۰
۲	صدقات	۹۳۴-۱۵-۰
۳	مقبرہ بہشتی	۶۹۱۸-۰-۳
۴	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۲۷۹۷-۱-۰
۵	گرلز سکول	۷۷-۰-۰
۶	امور عامہ	۴-۰-۰
۷	نور ہسپتال	۲۱۸-۱۰-۰
۸	ضیافت	۲۰-۱۰-۶
۹	دعوت و تبلیغ	۴۳۴-۰-۰
۱۰	تخفیف	۷۵۱-۸-۶
	میزان	۱۹۶۲۷-۳-۳
۱۱	بک ڈپو	۱۱۰-۰-۰
۱۲	ریویو انگریزی	۵۹-۷-۰
۱۳	بورڈران ہائی	۴۶۴-۴-۹
۱۴	بورڈران احمدیہ	۲۲۳-۵-۶
۱۵	پراویڈنٹ فنڈ	۱۹۵۱-۰-۰
۱۶	جائداد	۹۲-۳-۹
	کل میزان	۲۹۹۲-۵-۰
۱۷	قرضہ	۱۳۰۰۰-۰-۰
	کل میزان	۳۵۶۱۹-۸-۳

تفصیل خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم خرچ
۱	بیت المال	۸۲۸-۳-۹
۲	صدقات	۲۲۸۶-۹-۹
۳	مقبرہ بہشتی	۹۵۷-۴-۰
۴	تعلیم و تربیت	۸۱۲-۶-۰
۵	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۲۱۱۶-۱۵-۰
۶	مدرسہ احمدیہ	۱۳۶۳-۵-۹
۷	گرلز سکول	۹۹۸-۱۲-۰
۸	احمدیہ ہوسٹل	۱۰۵-۲-۳
۹	امور عامہ	۶۹۶-۱-۰
۱۰	نور ہسپتال	۳۲۱-۳-۰
۱۱	ضیافت	۶۲۸-۱۲-۳
۱۲	دعوت و تبلیغ	۵۲۸۸-۶-۹
۱۳	تعمیر	۳۰۴-۱۱-۶
۱۴	خلافت	۷۰۰-۰-۰
۱۵	پرائیویٹ سکرٹری	۵۹۲۰-۵-۶
۱۶	نظارت اعلیٰ	۱۴۱۷-۱۲-۶
۱۷	محاسب	۵۷۱-۶-۰
۱۸	تالیف و تصنیف	۳۷۳-۶-۰
۱۹	جامعہ احمدیہ	۵۴۴-۷-۰
۲۰	امور خارجہ	۵۱۳-۲-۶
۲۱	جائداد	۸۲-۱۴-۰
	میزان	۲۱۶۹۳-۶-۰
۲۲	بک ڈپو	۳۲-۸-۰
۲۳	ریویو انگریزی	۴۰۲۶-۱۰-۹
۲۴	بورڈران ہائی	۶۶۶-۹-۹
۲۵	بورڈران احمدیہ	۲۴-۰-۰
۲۶	پراویڈنٹ فنڈ	۲۲۰۷-۷-۹
۲۷	جائداد	۱۱۰-۵-۹
	میزان	۲۴۹۶۸-۳-۹
۲۸	واپسی قرضہ	۱۰۵۰۰
	کل میزان	۳۵۴۶۱-۹-۹

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

موصیوں کے حسابات کی درستی

بعض موصیوں کے حسابات۔ دفتر مقبرہ بہشتی سے نہیں ملتے۔ جس کی وجہ زیادہ تر تحقیقات سے یہی ثابت ہوئی ہے کہ بعض مقامی عہدہ داران مال۔ ترسیل چندہ کے وقت پوری احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ موصیوں کے حسابات درست رکھنے کے لئے مقامی عہدہ داران حسب ذیل ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

(۱) بعض موصیوں کی آمد معین نہیں ہوتی۔ لیکن دفتر مقبرہ بہشتی میں موصی کی جو شرح آمد ایک دفعہ درج ہو جائے جب تک دفتر کو اس کی آمد کی کمی بیشی کے متعلق اطلاع نہ ملتی رہے۔ وہ بقایا اسی درج شدہ آمد کے مطابق نکالتے رہتے ہیں۔ اس لئے سکرٹری مال کو جب علم ہو کہ کسی موصی کی آمد کم ہو جانے کی وجہ سے چندہ کم وصول ہونے لگا ہے۔ تو فوراً اس کے متعلق تحقیقات کر کے دفتر مقبرہ بہشتی کو اطلاع دے۔

(۲) قادیان میں روپیہ بھیجتے وقت موصی کا نمبر وصیت ضرور درج کیا جائے۔

(۳) ہر ماہ کی وصیت کا چندہ جو کسی موصی سے موصول ہو دوسرے ماہ کی ۲۰ تاریخ تک قادیان ضرور بھجوا دیا جائے تا ماہ بماہ چندہ ان کے کھاتوں میں درج ہوتا رہے۔ کئی کئی ماہ کا اکٹھا چندہ بھیجنے میں اندراج میں غلطی کا امکان ہو جاتا ہے۔

(۴) اگر کوئی موصی کسی دوسری جگہ تبدیل ہو۔ تو اس کے موجودہ پتہ سے دفتر مقبرہ بہشتی کو بھی اطلاع دیں۔

ناظر بیت المال قادیان

ماہوار تبلیغی ٹریکٹ

تبلیغی ٹریکٹ ماہوار جماعتوں کو مفت بصیغہ رسیدی بھیجا جاتا ہے۔ اس کے لئے صرف ۸۰۰/- بجٹ میں موجود ہے۔ اور ۱۲۰۰/- شرط آمد رکھی ہوئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جماعتیں اس کے لئے ۱۲۰۰/- سال میں دیدیں۔ مگر اب تک جماعتوں نے اس کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ اگر یہی حال رہا۔ تو پھر آئندہ تبلیغی ٹریکٹ بھیجنا مشکل ہے۔ جماعتوں کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ بہترین تبلیغ کا ذریعہ ہے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

عارضی تقرر امیر

بابو فضل الٰہی صاحب امیر جماعت احمدیہ دیپالپور ضلع منٹگمری رخصت پر ہونے کی وجہ سے مقامی جماعت سے علیحدہ ہیں ان کی واپسی تک شیخ نیاز محمد صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قائم مقام امیر منظور فرمایا تھا۔ لیکن اب اطلاع ملی ہے۔ کہ شیخ صاحب موصوف بھی وہاں سے تبدیل ہو چکے ہیں۔ اس لئے مقامی جماعت کے انتخاب پر حضور نے تا واپسی بابو فضل الٰہی صاحب شیخ عبدالرحمٰن صاحب کو قائم مقام امیر منظور فرمایا ہے (ناظر اعلیٰ)

ایک نہایت محفوظ اور باموقعہ جائداد رہن ملتی ہے!

بعض ضروریات کے پیش نظر وہ نئی دوکانات جو ڈاک خانہ جدید قادیان اور دوکان بھائی محمود احمد صاحب کے درمیان حال ہی میں تعمیر ہوئی ہیں۔ رہن رکھنے کی تجویز کی گئی ہے۔ اس وقت ان دوکانوں کا مبلغ ۲۳ روپے ماہوار کرایہ وصول ہو رہا ہے۔ اور دوکانیں ایسی باموقعہ ہیں۔ کہ خدا کے فضل سے ان کے کسی وقت خالی رہنے کا اندیشہ نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی صاحب ان دوکانوں کو ساڑھے تین ہزار روپے (۳۵۰۰) میں رہن باقبضہ لینے کیلئے تیار ہوں۔ تو خاکسار سے خط و کتابت فرمائیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان ۲۶/۹/۳۴

تلاش گمشدہ

ایک شخص عصمت اللہ نامی ساکن پھلور گھر سے بوجہ رنجش چلا گیا ہے۔ تعلیم یافتہ آدمی ہے۔ اور کچھ طب بھی جانتا ہے۔ عمر تقریباً ۲۵ سال قد ۵ فٹ ۳ انچ رنگ سانولا آنکھیں سیاہ و گول چہرہ گول۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو یہاں پہونچا دے۔ یا مجھے اطلاع دیں۔ مہربانی ہوگی۔ اسکی ماں سخت بیمار ہے۔

خاکسار:۔ قاضی عنایت اللہ پھلور ضلع جالندھر محلہ شاہ اشرف

علاقہ کشمیر کے احباب کو اطلاع

میں عنقریب انجمن احمدیہ چک ایمرچ کا دورہ کرنے والا ہوں۔ ذیل کے گاؤں کے تمام احمدی دوست اپنے اپنے بقایا چندے جمع رکھیں۔ اور بجٹ ۱۹۳۵ء کا بھی تیار رکھیں۔ تاکہ دقت نہ ہو۔

(۱) کاٹھ پورہ (۲) نونہ ری (۳) بولسو (۴) بوگام (۵) برازلو (۶) ہم شلی بک (۷) فہوڑ (۸) مانی گام (۹) براہ راندورہ (۱۰) زیج۔ بیاڑہ (۱۱) میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک بقایادار اپنے بقایا کی ادائیگی کا انتظام کر رکھے گا۔ (خاکسار راجہ غلام محمد خان پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک ایمرچ کشمیر)

جماعت سے اخراج کا اعلان

مسمی محمد الدین کشمیری ساکنہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے اپنی ہمشیرہ کا رشتہ گوجرانوالہ میں ایک غیر احمدی سے کر دیا۔ اور (۱) میاں محمد اسمٰعیل ولد محمد (۲) حاجی میاں جمال ولد گل قوم بافندہ اس معاملہ میں محمد الدین کشمیری مذکور کے ممد و معاون ہے۔ لہذا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے ان تینوں اصحاب کو جماعت سے خارج کیا جاتا ہے۔ اور جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھا جائے۔ ناظر امور عامہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حکومت افغانستان کے متعلق جینوا سے ۲۵ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ اس نے لیگ آف نیشنز میں داخلہ کی درخواست دی ہے۔ جس پر موجودہ اسمبلی غور کرے گی۔

صدر کانگرس سردار پٹیل نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ حکومت کی تحت گیرانہ پالیسی کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے کانگرس نے لیجسلیچر میں جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے جو شخص کسی غیر کانگرسی امیدوار کو ووٹ دے گا۔ وہ گورنمنٹ کو دینے والا اور اس کی پالیسی کا حامی سمجھا جائے گا۔

پنڈت جواہر لال نہرو کو ان کی بیوی کی علالت کی وجہ سے حکومت نے چند روز کے لئے رہا کر کے پھر گرفتار کیا تھا۔ اس کے متعلق الہ آباد سے ۲۵ ستمبر کی اطلاع کے مطابق ایک وکیل نے درخواست دی تھی۔ کہ ان کی دوبارہ گرفتاری خلاف قانون ہے۔ اس کے لئے ضروری تھا۔ کہ دوبارہ وارنٹ جاری کئے جاتے۔ اور پھر مقدمہ چلایا جاتا۔ لہٰذا انہیں فوراً رہا کر دیا جائے۔ لیکن ہائیکورٹ نے یہ درخواست نامنظور کر دی۔

برلن سے ۲۵ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ وزیر اقتصادیات نے ایک حکم صادر کیا ہے۔ جس میں غیر ملکی مصنوعات کی زیادہ قیمتوں پر فروخت ممنوع قرار دی گئی ہے۔ ان چیزوں کی وہی قیمت لی جائے گی۔ جو دنیا کی مارکیٹ میں لی جاتی ہے۔ اور محصول بڑھا دیا گیا ہے۔ اس حکم کا ایک مقصد یہ بھی ہے۔ کہ غیر ملکی مصنوعات کی درآمد جرمنی میں کم ہو جائے۔

کپورتھلہ سے ۲۵ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ پھگواڑہ کے تمام ہندو قیدیوں کو رہا کر دیا گیا ہے۔ اس پر ریاست میں اظہار مسرت کیا جا رہا ہے۔ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے پر ان لوگوں سے ضمانتیں طلب کی گئی تھیں۔ اور نہ دینے کی وجہ سے جیل میں بھیج دیئے گئے تھے۔

سر کاؤس جی جہانگیر جو بمبئی کے مشہور لبرل لیڈر ہیں ۲۵ ستمبر کو ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وائٹ پیپر کو مسترد کرانے کا ذکر بھی نہ کرو۔ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم اسمبلی میں اس لئے جا رہے ہیں۔ کہ وائٹ پیپر کو مسترد کرائیں۔ وہ فضول شیخی بگھارتے ہیں۔ کمیونسٹوں کو شہ دینے والے کانگرسی ہی سمجھے چونکہ ہندوستان متحد قوم نہیں۔ اس لئے وہ آزادی کے قابل نہیں۔ اگر اسے آزادی مل گئی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے ابتری اور تباہی کے کچھ نہ ہوگا۔

لاہور سے ۲۵ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ ایک قریبی گاؤں میں ایک شخص کی شادی تھی۔ برات کے ساتھ ایک گراموفون تھا۔ جسے دولہا کے آگے گھوڑی پر رکھ دیا گیا۔ گھوڑی بدک گئی۔ اور دولہا نیچے آ گرا۔ گراموفون کا ہینڈل اس کے پیٹ میں کھب گیا۔ اور بھی زخم آئے۔ اسی حالت میں اسے دلہن کے گھر پہنچایا گیا۔ جہاں جاتے ہی اس کی موت واقع ہو گئی

پنڈت مالویہ کی آمد پر لاہور میں پنجاب نیشنلسٹ کانگرس پارٹی کی بنیاد رکھی گئی۔ اسمبلی کے امیدواروں کے نام تجویز کرنے کے وقت بہت گرما گرم بحث ہوئی۔ بھائی پرمانند کا نام پیش ہونے پر ان کی سخت مخالفت کی گئی۔ اور کہا گیا۔ کہ وہ رجعت پسند، ٹوڈی۔ ہندو مسلمانوں کو لڑانے والے اور ہندوؤں کے خطرناک دشمن ہیں۔ بعض نے تو یہاں تک کہا۔ کہ وہ ہندو ہی نہیں ہیں۔ اور آخر ان کا نام مسترد کر دیا گیا۔ اس پر بھائی جی کے حامی واک آؤٹ کر گئے

صدر جمہوریہ ترکی کے متعلق بلگریڈ سے ۲۴ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ آپ ستمبر کے آخر میں وہاں جا رہے ہیں۔ آپ کے ساتھ ترکی حکومت کے اور بھی نمائندگان ہوں گے۔ اس سفر کا مقصد دونوں ممالک میں تجارتی تعلقات کو وسیع کرنا ہے۔

کابل سے ۲۵ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ حکومت افغانستان و عراق کے مابین دوستانہ معاہدہ کی تصدیق ہو گئی ہے۔ دونوں ممالک کے بادشاہوں نے اس پر پیغامات مبارکباد کا تبادلہ کیا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے نے لاہور سے ۲۵ ستمبر کی اطلاع کے مطابق اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۶ ستمبر سے کراچی کی بندرگاہ سے جو گندم برآمد کی جائے گی۔ اس کے کرایہ میں ۲۵ فیصدی کی رعایت دی جائے گی۔ رعایت کی تفصیلات ریلوے کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کراچی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

شملہ سے ۲۷ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ لنڈن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ انڈیا ریفارم بل آئندہ ماہ جون یا جولائی میں شاہی منظوری کے بعد قانون کی صورت میں آ جائے گا۔ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر اکتوبر کے آخر میں دستخط ہو جائیں گے اور وسط نومبر میں شائع کر دی جائے گی۔

سرحدی قبائل بنیدا خیل اور سوات کے مابین پشاور سے ۲۶ ستمبر کی اطلاع کے مطابق شدید لڑائی ہوئی ہے۔ جو مویشی چرانے پر شروع ہوئی۔ فریقین کے متعدد اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔ والئی سوات اور نواب دیر کی مداخلت سے یہ جھگڑا ختم ہو گیا۔

علاقہ مہمند میں پشاور سے ۲۶ ستمبر کی اطلاع کے مطابق فقیر علی نگر کی باغیانہ سرگرمیاں جاری ہیں۔ ایک قبیلہ نے اس کی امداد کرنے سے انکار کیا۔ تو اس نے ان کے بہت سے مکان نذر آتش کر دیئے۔ اب وہ گنداب کی سڑک تباہ کرنا چاہتا ہے۔

ریاست حیدر آباد میں اخبار ملاپ ۲۴ ستمبر کی اطلاع کے مطابق ملاپ، تیج، گورو گھنٹال، ہندوستان ٹائمز، ٹریبیون، ہندوستان، سوراجیہ، سندیش، سرونٹ آف انڈیا، مرہٹہ ڈیلی ایکسپریس، امرت بازار پتر کا، کیسری، انڈیا اور ہندو پنچ کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

پنڈت مالویہ نے لاہور سے ۲۶ ستمبر کو اعلان کیا ہے کہ نیشنلسٹ پارٹی اور ہندو مہا سبھا میں سمجھوتہ کی جو خبر شائع ہوئی ہے۔ وہ بالکل غلط اور محض گپ ہے

گاندھی جی کی کانگرس سے علیحدگی بمبئی سے ۲۶ ستمبر کی اطلاع کے مطابق ایک چٹھی کا نتیجہ ہے۔ جو پنڈت جواہر لال نہرو نے انہیں لکھی تھی۔ اور جس میں تحریر تھا۔ کہ ہزاروں لوگوں کی قربانیوں کو نظر انداز کر کے کانگرس سول نافرمانی کو واپس لے کر پھر انہی کونسلوں میں جا رہی ہے۔ جسے کھلونا بتایا جاتا تھا۔ لاہور سیشن کا مکمل آزادی والا ریزولیوشن فراموش کر دیا گیا ہے۔ گویا کانگرس کو ماڈریٹوں کے حوالے کیا جا رہا ہے

لاہور ہائیکورٹ یکم اکتوبر سے کھل رہا ہے چیف جسٹس دو یوم بعد آئیں گے۔ اور بخشی ٹیک چند ان کے قائم مقام ہوں گے۔

مسٹر ایم۔ اے۔ غنی بیرسٹر ممبر لیجسلیٹو کونسل و صدر تانگہ ڈرائیورز یونین کو لاہور سے ۲۶ ستمبر کی اطلاع کے مطابق گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان پر یہ الزام ہے۔ کہ ۷ ستمبر کو تانگہ ڈرائیوروں کی ہڑتال کے وقت ایک پولیس کنسٹیبل کو زد و کوب کرنے کی تحریک کی تھی۔ پانچ ہزار کی ضمانت پر آپ رہا کر دیئے گئے ہیں۔

چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق شملہ سے ۲۴ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ سرکاری حلقوں میں یہ خبر معتبر ذریعہ سے معلوم ہو گئی ہے۔ کہ حکومت ہند اور وزیر ہند پر چودھری ظفر اللہ خانصاحب کے خلاف ایجی ٹیشن کا کوئی اثر نہیں ہوا اور وزیر ہند اپنا یہ آخری فیصلہ کر چکے ہیں۔ کہ سر فضل حسین صاحب کا قائم مقام چودھری صاحب کو ہی منتخب کیا جائے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی